

## ارشاد

سیدہ عالم شکل و شمائل، گفتار و رفتار اور حسن بیان ہر بات میں رسولؐ سے انتہائی مشابہ اور خصوصیت کے ساتھ سچائی اور امانت داری میں اپنے والد بزرگوار کی مکمل تصویر تھیں۔ آپ نے اپنی مختصر زندگی میں نسوانی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی بلند سیرت کے وہ نمایاں نقوش چھوڑے ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اس طبقہ کی رونمائی کے لیے کافی ہیں۔

### خانہ داری

فاطمہ زہراؑ نے شادی کے بعد سے تمام گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کرنا شروع کیا، جھاڑو دینا، کھانا پکانا، چرخہ چلانا، چٹائی پینا اور بچوں کی تربیت کرنا، یہ سب کام اور ایک اکیلی سیدہ! لیکن نہ کبھی تیوریوں پر بل آئے نہ اپنے شوہر حضرت علی ابن ابیطالبؑ سے کبھی اپنے لیے کسی مددگار خادمہ کے انتظام کی فرمائش کی۔ ایک مرتبہ اپنے پدر بزرگوار حضرت رسولؐ خدا سے ایک کنیز عطا کرنے کی خواہش کی تو رسولؐ نے بجائے کنیز عطا فرمانے کے وہ تسبیح تعلیم فرمائی جو تسبیح فاطمہ زہراؑ کے نام سے مشہور ہے۔ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ سبحان اللہ، حضرت فاطمہؑ اس تسبیح کی تعلیم سے اتنی خوش ہوئیں کہ کنیز کی خواہش ترک کر دی بعد میں رسولؐ نے بلا طلب ایک کنیز عطا فرمائی جو فضہؑ کے نام سے مشہور ہے۔ سیدہ فضہؑ کے ساتھ ایک کنیز کا سا نہیں بلکہ برابر سے ایک عزیز، رفیق کا سا برتاؤ کرتی تھیں۔ اسلام کی تعلیم یقیناً یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں زندگی کے جہاد میں مشترک طور پر حصہ لیں اور کام کریں، بیکار نہ بیٹھیں، مگر ان دونوں میں صنف کے اختلاف کے لحاظ سے تقسیم عمل ہے اس تقسیم کار کو علیؑ اور فاطمہؑ نے مکمل طریقہ پر دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ گھر سے باہر کے تمام کام آب کشی کرنا، باغوں میں پانی دینا، اور اپنی قوت بازو سے اپنے اور اپنے گھر والوں کی بسر زندگی کا سامان کرنا۔ یہ علیؑ کے ذمہ تھے اور گھر کے اندر کے تمام کام حضرت فاطمہ زہراؑ انجام دیتی تھیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آج چودہ سو برس کے بعد بھی کاموں کی شکل وہی رہے جو پہلے تھی بلکہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے ان میں فرق ہو سکتا ہے مگر اس روح کو جو گھر کے اندر اور باہر کی زندگی کے تفرقہ کے ساتھ قائم ہے، محفوظ رکھا جانا ہر حال میں ضروری ہے۔

(آیت اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقوی طاب ثراہ)